شمار	عنوان	نام شاعر	صفحہ
۵۵	غزل	حکیم غلام رسول قیصر	۱۹۰
۵٦	غزل	تفضّل حسین کوکب	۱۹۱
۵۷	غزل	مرزا باقر علی کامل	۱۹۲
۵۸	غزل	میر لطف علی انامی	۱۹۳
۵۹	غزل	حافظ غلام دستگیر مبین	۱۹۵
٦۰	غزل	سیّد مہدی حسین مہدی	۱۹٦
٦۱	غزل	حکیم محمد محسن محسن	۱۹۸
٦۲	غزل	مرزا سچے صاحب مہر	۲۰۰
٦۳	تقریظ	مرزا قربان علی بیگ سالک	۲۰۱
٦۴	قطعہ تاریخ	ایضاً	۲۰٦
٦۵	ایضاً	تجمّل رسول خاں تجمّل	۲۰۷
٦٦	اشتہار	مرتب کتاب تفضّل حسین کوکب	۲۰۷

پیش لفظ

دہلی نے جو گزشتہ آٹھ سو برس سے اسلامیانِ ہند کی سیاست اور ثقافت کا مرکز رہی ہے۔ یوں تو اپنی زندگی میں بیسیوں انقلاب اور ہنگامے دیکھے ہیں، لیکن ان میں سے دو ہنگامے ایسے ہیں جن کی یاد ابھی ایک مدتِ دراز تک ہمارے دلوں سے محو نہیں ہوگی۔ میری مراد ۱۸۵۷ء اور ۱۹۴۷ء کے ہنگاموں سے ہے۔ ۱۹۴۷ء کے ہنگامے کے فوری اثرات تو آپ کی نگاہوں کے سامنے ہیں۔ اور دُور رس نتائج ابھی مرتّب ہونے شروع نہیں ہوئے۔ لیکن ۵۷ء کے ہنگامۂ آزادی نے ہماری قومی اور معاشرتی زندگی پر جو گہرے نقوش ثبت کئے، وہ اُن دیرپا اثرات میں سے ہیں، جو قوموں کے مزاج اور مقدر دونوں کو بدل دیا کرتے ہیں۔ اور اس میں کسے کلام ہے کہ اسلامیانِ ہند کی تہذیبی اور سیاسی زندگی کا گزشتہ صد سالہ ارتقاء ایک بڑی حد تک انہی اثرات کا مرہون ہے۔

ستاون کے ہنگامۂ آزادی کا یہ پہلو آج کم وبیش ایک صدی کے بعد اپنی پوری کیفیتوں کے ساتھ ہمارے سامنے آیا ہے۔ لیکن عین اُس زمانے میں جو شدید اور فوری تاثرات اس سے پیدا ہوئے، وہ اُس عہد کی عوامی تاریخ کا سرمایہ ہیں اور ان کی ایک ہلکی سی جھلک اِس نایاب مجموعے میں دکھائی دیتی ہے جو آپ کے پیشِ نظر ہے۔

فغانِ دہلی ہنگامۂ غدر کے قریباً چھ سال بعد مرتّب ہو کر شائع ہوئی۔ اس قلیل عرصے میں اُس قیامتِ صغرےٰ کی گرد بھی ابھی مشکل سے بیٹھی تھی جو شمالی ہندوستان میں عموماً اور دار السلطنت دہلی میں اپنی پوری شدّت سے برپا ہوئی تھی، اور اپنے جلو میں اس مُلک کی

طویل غلامی کا سامان لے کر آئی تھی، ایسے پُر آشوب زمانے میں جذباتِ صادقہ کا اظہار قریب قریب محال تھا، خصوصاً جبکہ ملک کے نئے حاکم اُس قوم کو کچل دینے پر تُلے ہوئے تھے۔ جس نے اُن سے پہلے اس سرزمین پر حکومت کی تھی۔ لیکن مقامِ حیرت اور جائے تعجب ہے کہ چند مصلحت آمیز مستثنیات کو چھوڑ کر، اس مجموعے کی بیشتر نظموں میں نہ صرف اُس درد و کرب کا بے محابا اظہار کیا گیا ہے جو عوام کے پہلو میں کروٹیں لے رہا تھا، بلکہ حاکمانِ وقت کی بے مہری اور بے رحمی اور سنگدلی کو نمایاں کرنے سے بھی گریز نہیں کیا گیا۔ اور اس بارے میں اُس دَور کے اعلےٰ اور ادنےٰ بیشتر شاعر اور اہلِ قلم ہم خیال اور ہم زبان ہیں۔

مجموعہ زیرِ نظر میں اُس زمانے کے قریباً پچاس شاعر شامل ہیں ان میں آزردہ اور شیفتہ جیسے فاضل بھی ہیں اور سوزاں اور حسامی جیسے کم علم بھی، جنہوں نے اپنے اشعار میں قواعدِ زبان اور تلفظ تک کی غلطیاں کی ہیں، لیکن ایک کیفیت سب میں مشترک ہے۔ اور وہ ہے دہلی اور تہذیبِ دہلی کا پُرسوز و پُردرد ماتم۔ اُنہیں دہلی کے در و دیوار اور کوچہ و بازار سے اتنی محبت نہیں جتنی دہلی کے اہلِ کمال اور صاحبِ جمال لوگوں سے ہے، اور وہ دہلی کے زوال کو علم و فضل، حُسن و جمال اور تہذیب و شرافت کا زوال سمجھتے ہیں اور اسی پر خون کے آٹھ آٹھ آنسو روتے ہیں ——

اُنیسویں صدی کے وسط میں اگرچہ ہمارے ہاں مرثیہ گوئی کا رواج عام ہو گیا تھا، لیکن اس صنفِ سخن نے نوحۂ امامؑ عالی مقام کی حدود سے آگے قدم نہیں بڑھایا تھا۔ فغانِ دہلی کی نظمیں اُردو میں پہلی بار المیّہ نظم نگاری کی ایک اجتماعی مثال پیش کرتی ہیں، جو اپنے دَور میں بھی نمایاں تھی اور اپنے دَور کے بعد بھی نمایاں رہی۔ ان نظموں کی یہ امتیازی

حیثیت جو بیک وقت ادبی بھی ہے اور تاریخی بھی، اس مجموعے کی اشاعتِ تازہ کا باعث ہوئی۔

یہ کتاب عرصے سے نایاب تھی، جب اسے شائع کرنے کا خیال پیدا ہوا تو اتفاق سے اس کا ایک قدیم نسخہ بھی دستیاب ہو گیا۔ اور راقم الحروف نے اسے فوراً اپنے کرم فرما خان اصغر حسین خاں صاحب نظیر لدھیانوی کے سپرد کر دیا کہ اس کی نقل بھی کر دیں اور تصحیح بھی۔ خانِ موصوف نے یہ ادبی خدمت بڑی دل سوزی سے انجام دی۔ لیکن سعیٔ بلیغ کے باوجود بعض مقامات صاف نہ ہو سکے۔ اتنے میں خوش قسمتی سے ایک اور نسخہ بھی ہاتھ آ گیا، جس میں حسامی کی وہ مشہور غزل بھی شامل تھی، جس کی نایابی کا خان صاحب نے اپنے دیباچے میں تذکرہ کیا ہے۔ اس نسخے کی مدد سے، نیز چند اور کتابوں کے مطالعے سے وہ بیشتر مقامات بھی صاف ہو گئے، جو پہلی کوشش میں واضح نہیں ہو سکے تھے۔ لیکن اس اثنا میں خان صاحب کے دیباچے والا حصّہ چھپ چکا تھا۔ مجبوراً حسامی کی غزل اس پیش لفظ کے عین بعد درج کی جا رہی ہے۔ یہ غزل اگرچہ فنی اسقام سے معمور ہے۔ لیکن اس مجموعے کی نظموں میں شاید ہی سب سے زیادہ معروف و مقبول ہے ع

قبولِ خاطر و لطفِ سخن خدا داد است

صلاح الدین احمد
معتمد اعزازی اکادمی پنجاب